اخبار احمدیہ

ملک عمر علی بخیریت لنڈن پہنچ گئے

لنڈن ۹ اگست (ہوائی اڈہ) لنڈن میں مسجد احمدیہ کے امام چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے۔ کہ نائب وکیل التبشیر سلسلہ عالیہ احمدیہ ملک عمر علی صاحب بخیریت لنڈن پہنچ گئے ہیں

بیروت ۹ اگست۔ بیروت سے مکرم مولوی عبدالرشید صاحب چغتائی نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ ہفتہ کے قریب یہاں قیام فرمانے کے بعد مکرم ملک عمر علی صاحب آج بذریعہ ہوائی جہاز لنڈن کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔ یہاں کے قیام کے دوران میں پریس اور مقامی احمدیوں کیطرف سے ان کے اعزاز میں کئی تقاریب ہوئیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محمد خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم

عجب داریم دل آں ناکسا نرا
کہ روتا بند از خوانِ محمدؐ

ندانم ہیچ نفسے در دو عالم
کہ دارد شوکت و شانِ محمدؐ

مجھے ان کمینوں اور نالائقوں کے دل کی حالت پر تعجب آتا ہے۔ جو محمدؐ کے دستر خوان سے منہ پھیرتے ہیں۔ مجھے دونوں جہان میں ایسا انسان کوئی نظر نہیں آتا۔ جو محمدؐ کی سی شان و شوکت رکھتا ہو۔

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء)

پنڈت نہرو نے پاکستانی سرحدوں سے اپنی فوجیں ہٹانے سے پھر انکار کر دیا

نئی دہلی ۱۰ اگست۔ ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے خان لیاقت کے آخری مراسلے کے جواب میں ان کے پیش کردہ سمجھوتہ امن کو ٹھکرا کر پاکستان کی سرحدوں سے ہندوستانی فوجیں ہٹانے سے انکار کر دیا ہے۔ پنڈت نہرو نے لکھا ہے۔ آپنے ہمارے سامنے دو صورتیں رکھی ہیں اول یہ کہ ہم آپ کے سامنے جھک جائیں۔ ورنہ (دوم) آپ طاقت سے کام لیں گے۔ اور اس صورت حالات میں ہندوستان کی کوئی بھی حکومت اپنی طیاریوں میں کمی نہیں کر سکتی۔ پنڈت نہرو نے اس مراسلہ میں یہ بھی دعوے کیا ہے کہ کشمیر میں لڑائی بند ہونے کے بعد ہندوستان نے اپنی فوجوں میں چالیس فی صدی کمی کر دی ہے۔

پنڈت جی نے چار بٹالینوں کے اضافہ سے بھی انکار کر دیا ہے۔ لیکن اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ البتہ کچھ امداد ضرور دی گئی ہے۔" اس تازہ ترین مراسلہ کو ہندوستانی پارلیمنٹ کے سامنے وہائٹ پیپر کی صورت میں پیش کیا گیا۔ ایک اطلاع کے مطابق حکومت ہندوستان نے اس مراسلہ میں اس خواہش کا بھی اظہار کیا ہے کہ وہ اس مسئلے پر مزید خط و کتابت نہیں کریگی۔

مسٹر نہرو نے اس بات کو پھر دوہرایا ہے کہ جون میں پاکستان نے ایک بریگیڈ آزاد کشمیر کو بھیجا۔ حالانکہ خان لیاقت اپنے آخری خط میں اس امر کو بوضاحت لکھ چکے ہیں کہ یہ وہی بریگیڈ تھا۔ جسے آرام اور تربیت کی غرض سے واپس بلا لیا گیا تھا۔ اور اس کے لوٹنے کے بعد بھی پاکستانی فوجوں کی تعداد متارکہ کے وقت کی مقدار سے بہت کم اور ہندوستانی فوجوں کے مقابلہ میں ایک تہائی کے برابر ہے۔

لاہور۔ آج پنجاب کے وزیر زراعت صوفی عبدالحمید نے ایک بیان میں ہندوستانی وزیر کی اس خبر کو غلط اور بے بنیاد بتایا ہے کہ لاہور کا ⅔ حصہ جا چکا ہے۔ آپ نے کہا اہل لاہور لاہور ہی میں ہیں۔ اور کاروبار معمول کے مطابق چل رہا ہے۔

مظفر آباد ۱۰ اگست یہاں ایک بیان میں وزیر اعلیٰ سرحد خان عبدالقیوم خان نے کہا آزاد کشمیر اور اہل پاکستان کے حوصلے بلند ہیں۔ اور وہ ملک کے دفاع کے لئے ہر لحاظ سے مستعد و تیار ہیں۔

مشرقی پاکستانی ہندو مسلمانوں کے دوش بدوش لڑینگے

ڈھاکہ ۱۰ اگست۔ مجلس دستور ساز پاکستان کے رکن مسٹر بی۔ سی۔ منڈل نے صدر جمہوریہ کے اس بیان کو غلط بتایا ہے کہ ہندو مشرقی بنگال سے نکل رہے ہیں آپنے ڈاکٹر کیسکر کے اس الزام کو بھی بے بنیاد اور جھوٹ بتایا کہ مشرقی بنگال میں بعض ہندو عورتوں کو اغوا بھی کیا گیا ہے اور کہا کہ حالات اس کے بالکل ہی برعکس ہیں۔ اقلیتیں تو تہنی اطمینان اور شادمانی کے ساتھ آزاد شہریوں کی طرح زندگی بسر کر رہی ہیں۔ آپنے خان لیاقت کو یقین دلایا کہ مشرقی پاکستان کے ہندو مادر وطن کے دفاع کے لئے مسلمانوں کے دوش بدوش لڑنے کیلئے تیار ہیں۔

آج بھی سمجھوتہ نہ ہو سکا۔

ٹوکیو ۱۰ اگست۔ آج صبح اقوام متحدہ اور کمیونسٹ نمائندوں کے درمیان کیسانگ میں کوریا میں جنگ بند کرنے کے لئے عارضی صلح کی بات چیت پھر شروع ہوئی۔ جو ۱½ گھنٹے تک جاری رہی۔ لیکن کوئی سمجھوتہ نہ ہو سکا۔ اقوام متحدہ کے وفد کے ایک ترجمان کے بیان کے مطابق کمیونسٹ بدستور اس پر بضد رہے کہ حد متارکہ ۳۸ درجہ عرض بلد پر مقرر ہو۔ اور اقوام متحدہ کے نمائندے اس پر زور دیتے رہے کہ وہ موجودہ محاذ جنگ پر ہو۔ آج پیکنگ اور پیونگ یانگ ریڈیو نے الزام لگایا کہ امریکی صلح کی بات چیت محض برسات کے موسم کو نکالنے کے لئے کر رہے ہیں۔ اور ساتھ ہی شمالی کوریا میں نئے حملہ کے لئے اہم مرکزوں پر قبضہ کرنے میں مصروف ہیں۔

گراہم ظفر اللہ خان ملاقات

کراچی ۱۰ اگست۔ آج یہاں اقوام متحدہ کے نمائندے برائے کشمیر ڈاکٹر گراہم نے دوسری دفعہ پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان اور پاکستان کے وزیر امور کشمیر مسٹر مشتاق احمد گورمانی سے ملاقات کی۔ یہ بات چیت سلامتی کونسل کی گزشتہ مارچ کی قرارداد کے رو سے ریاست جموں و کشمیر سے فوجیں ہٹانے کے سلسلہ میں ہوئی۔ ڈاکٹر گراہم کل نئی دہلی کے لئے روانہ ہوں گے۔

۴۳ لاکھ آبیانہ اور مالیہ معاف

حکومت پنجاب نے نہری فصل خریف بابت ۱۹۵۰ء کے مطالبہ آبیانہ و مالیہ اراضی میں قریباً ۴۳ لاکھ روپے کی معافی منظور کی ہے۔ یہ فصل بالعموم تیار تو ٹھیک طریقے سے ہو گئی تھی۔ لیکن اپر چناب حویلی۔ لوئر باری دوآب لوئر چناب اور رنگ پور کی نہروں کے بہت سے علاقے کو ستمبر ۱۹۵۰ء کے سیلاب سے نقصان پہنچ گیا تھا کچھ نقصان کہیں کہیں کیڑے پتنگے سے بھی ہوا۔ اس اعلان کے مطابق کل آبیانہ ۲۲۰۸۵۱۰ روپے اور مالیہ اراضی ۱۱۷۵۲۴۸ روپے عام و خاص معافی کے تحت معاف کیا گیا ہے۔

دور و نزدیک سے

نئی دہلی ۱۰ اگست آج ایک تحریک التوا کے جواب میں پنڈت نہرو نے بتایا کہ دریائے برہم پتر کے دو جزیروں پر پاکستانی پولیس کے قبضہ کو موجودہ کشیدگی میں کوئی اہمیت حاصل نہیں ہے۔ یہ جزیرے معاصل اکثر غائب اور نمودار ہوتے رہتے ہیں۔ اور اکثر یہ ادلا بدلی ہوتی رہتی ہے۔ اس قسم کے مواقع پر ہوتا اکثر یہ ہے کہ پانی کے ضلعوں کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ باہم ملتے ہیں۔ اور صورت حال کے مطابق اپنی اپنی حکومتوں کو رپورٹ دیتے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ حکومت آسام نے بھی اسے نہایت معمولی واقعہ بتایا ہے۔

نیویارک ۱۰ اگست۔ اخبار نیویارک ٹائمز نے ہندوستان و پاکستان کے درمیان موجودہ کشیدگی پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ کشیدگی اس وقت تک دور نہیں ہو سکتی۔ جب تک اس کی اصل وجوہ ختم نہ ہوں۔ اور ان وجوہ میں سب سے اہم کشمیر کا مسئلہ ہے۔

ڈھاکہ ۱۰ اگست۔ پاکستان سناتن دھرم سبھا کے پردھان سوامی سرسوتی نے ایک بیان میں اس امر پر افسوس کا اظہار کیا ہے۔ کہ مجلس قانون و انصاف کے بعض ارکان کے کنبے مغربی بنگال میں ہیں۔ آپ نے اس اقدام کو دو کشتیوں میں پاؤں رکھنے کے مترادف قرار دیا ہے۔

لاہور ۱۰ اگست۔ حکومت پنجاب گیہوں کا ۵۰ ہزار ٹن محفوظ ذخیرہ تیار کرے گی۔ اور ضرورت پڑنے پر اس میں اضافہ بھی کیا جائے گا۔ آج وزیر زراعت صوفی عبدالحمید نے ایک بیان میں کہا مرکز کے لئے اب ۱½ لاکھ ٹن سے زائد اناج خریدا جا چکا ہے۔ اس ماہ کے آخر تک دو لاکھ ٹن ہو جائے گا۔

قبر مسیحؑ اور لنڈن کا ایک مشہور روزنامہ

ڈیلی مرر لنڈن کا ایک مشہور روزنامہ ہے۔ اس کی گیارہ جولائی کی اشاعت میں قبر مسیح کے متعلق ایک شخص کا سوال اور پھر اخبار کی طرف سے اس کا جواب شائع ہوا ہے۔ اس پر مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ امام مسجد لنڈن نے ایک تنقیدی خط ایڈیٹر صاحب کی خدمت میں لکھا اور ساتھ ہی کتاب Where did Jesus die (مسیح کہاں فوت ہوئے) کا ایک نسخہ (مصنفہ مولانا شمس صاحب) بھیجا۔ ایڈیٹر نے اس کتاب کو نہایت خوشی کے ساتھ قبول کیا۔ اور دوبارہ شکریہ ادا کرتے ہوئے اس امر کا وعدہ کیا کہ وہ بہت دلچسپی کے ساتھ اس کتاب کو پڑھیں گے۔

اخبار ڈیلی مرر کا اقتباس قارئین الفضل کی دلچسپی کیلئے پیش ہے۔

سوال:۔ کچھ عرصہ سے یہ خیال وسعت اختیار کر رہا ہے کہ مسیح ناصری صلیب پر نہیں فوت ہوئے بلکہ وہ زندہ اتار لئے گئے تھے۔ اس کے بعد بحیکر وہ ہندوستان کی طرف چلے گئے جہاں انہوں نے بڑھاپے کے دن گذارے اور وہیں فوت ہوئے۔ اس ضمن میں مسیح کی ایک قبر بھی پیش کی جاتی ہے۔ جس کے متعلق یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ یہ انہی کی قبر ہے۔ بڑی مہربانی ہوگی اگر اس مسئلہ پر مزید روشنی ڈال کر آپ میری معلومات میں کچھ اضافہ فرما سکیں۔

جواب:۔ یقیناً یہ مسئلہ بڑا اہم ہے۔ یہ اعتقاد کہ مسیحؑ نے ہندوستان کی طرف سفر اختیار کیا احمدی مسلمانوں کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ نیز سری نگر شہر میں ایک مقبرہ مسیحؑ کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے اس خیال کی ابتداء ۱۸۷۹ء میں ہوئی۔ جبکہ مرزا احمدؑ نامی ایک شخص نے قادیان گاؤں پنجاب سے اس خیال کو پھیلانا شروع کیا۔ مسلم عوام کا خیال یہ ہے کہ مسیح زندہ آسمان پر اٹھائے گئے (حضرت احمدؑ نے اس امر کے دلائل دیئے ہیں کہ مسیح صلیب پر لٹکائے تو ضرور گئے تھے مگر پھر زندہ اتار لئے گئے) اور جب آپ کے زخم (مرہم لگانے سے) اچھے ہو گئے تو آپ بچ کر کشمیر کی طرف چلے گئے۔ جہاں نوے سال سے اوپر عمر پائی اور وہیں وفات پا گئے۔ . . . .

پھر لکھا ہے۔ سری نگر میں جو قبر ہے وہ فی الواقعہ ایک ایسے شخص کی ہے جس کا نام یسوع (Jesus) ہے۔ مگر چونکہ عیسےٰ کا نام وہاں بہت عام ہے اس لئے اس نام کی قبر کا پایا جانا کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتا۔ جبکہ یہ نام دو ہزار سال یا اس سے زیادہ عرصہ سے وہاں عام استعمال میں آتا ہے۔"

محترم چوہدری ظہور احمد صاحب امام مسجد لنڈن نے اس پر ایڈیٹر صاحب کو خط لکھا جس میں آپ نے تحریر فرمایا کہ گیارہ جولائی کی اشاعت میں قبر مسیح کے متعلق آپ کا بیان بڑی دلچسپی کے ساتھ پڑھا۔ جماعت احمدیہ (جس کے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحبؑ قادیانی ہیں) اب قریباً تمام دنیا میں پھیل چکی ہے یہ جماعت ہر جگہ اسلام کی تبلیغ میں مصروف ہے اور اسلام کے متعلق پھیلائی ہوئی تمام غلط فہمیوں کا ازالہ کرنا اپنا فرض اولین سمجھتی ہے۔

یہ درست ہے کہ عیسےٰ (Jesus) نام ایک عام نام ہے۔ مگر وہ مقبرہ جو زیر بحث ہے وہ کسی عام عیسےٰ کا مقبرہ نہیں بلکہ اس عیسےٰ کے ساتھ عیسےٰ نبی کا لفظ ملحق اور مشہور ہے۔ اور یقیناً عیسےٰ نبی محض لفظ عیسےٰ سے مختلف ہے۔ تمام عیسائی اور مسلمان اس امر پر متفق ہیں کہ معروف انبیاء میں سے صرف ایک ہی نبی ہیں جو عیسےٰ نبی کے رنگ میں مشہور ہیں۔ جواب دینے والے شخص نے اس بات کا اقرار کیا ہے کہ یہ نام کوئی دو ہزار سال سے مشرق میں رائج ہے اور یہ زمانہ قریباً وہی ہے۔ ہمارے اعتقاد کے مطابق کہ جب مسیح اپنی "گمشدہ بھیڑوں" کی تلاش میں ہندوستان کی طرف نکل گئے۔"

نائب وکیل التبشیر ربوہ

قابل توجہ عہدہ داران جماعت احمدیہ
کسی قسم کا چندہ نہ لیا جائے

قاعدہ ۵۰۹ صدر انجمن احمدیہ کا یہ ہے۔ "جو موصی وصیت کا چندہ واجب ہونے کے چھ ماہ بعد تک ادا نہیں کرتا اس کی وصیت منسوخ کی جائے اور آئندہ اس سے جب تک وہ توبہ نہ کرے کسی قسم کا چندہ وصول نہ کیا جائے اور نہ اسے کوئی عہدہ دیا جائے۔"

اس قاعدہ کے ماتحت جن موصیوں کی وصایا بوجہ بقایا منسوخ کی جائیں عہدہ داران جماعت کا فرض ہے کہ ان سے کسی قسم کا چندہ نہ لیا جائے۔ مرکزی اداروں کا بھی فرض ہے کہ اگر وہ براہ راست کسی قسم کا چندہ مرکز میں بھیجیں تو ان کا چندہ وصول نہ کیا جائے۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

ہمدردی

ہمدردی انسان کا خاصہ ہے۔ آپ کسی کو بھی تکلیف میں دیکھکر متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ انسان تو انسان حیوان بھی آپ کے دل میں اپنے لئے ہمدردی کے جذبات پیدا کر سکتا ہے۔ کیا آپ کے ماحول میں بسنے والے وہ انسان جو پیغامِ احمدیت کی نعمت سے محروم ہیں آپ کے دل میں اپنے لئے کوئی جگہ حاصل نہیں کر سکے؟

دفاع پاکستان کے لئے جماعت احمدیہ کی مساعی
جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ

شہر سیالکوٹ سرحد کے بالکل قریب ہے لہذا دفاع کے معاملہ میں افسران بالا کی طرف سے جب بھی اور جو بھی تحریک ہوئی ہے۔ جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ نے اس پر انشراح صدر سے لبیک کہی ہے۔

(۱) علاقائی تنظیم (اے۔ آر۔ پی۔ اور نیشنل گارڈز) میں جماعت کے قریباً سب نوجوان شامل ہیں اور گہری دلچسپی کا اظہار کر رہے ہیں۔

(۲) مقامی جماعت کی طرف سے بھی جامعہ مسجد احمدیہ (کبوترانوالی) کے ملحقہ ایک وسیع مکان میں صبح کی نماز ہوتے ہی ساڑھے ۵ بجے سے سات بجے تک روزانہ ٹریننگ کا انتظام ہے۔ جس میں کافی تعداد نوجوانوں کی شمولیت کرتی ہے۔

(۳) خواتین بھی زنانہ شعبہ میں پوری مستعدی کے ساتھ ہر قسم کی ٹریننگ لے رہی ہیں۔

(۴) ہر جمعہ میں خطبہ کا ایک حصہ اسی موضوع کے لئے وقف ہے۔ جماعت کو ٹریننگ اور ہر قسم کی تیاری کیلئے ترغیب دلائی جاتی ہے۔

(۵) خود خاکسار نے دفاع پاکستان کے موضوع پر پچھلے جمعہ اور اتوار رات کے ساڑھے ۹ بجے سے ۱۱ بجے تک دو لیکچر دیئے جس میں احباب جماعت اور احباب غیر از جماعت کثیر تعداد میں تشریف فرما تھے اور لاؤڈ سپیکر کی وجہ سے اہل محلہ اپنے اپنے مکانوں کی چھتوں پر دور دور تک سن رہے تھے۔

قرآن کریم۔ احادیث صحیحہ اور تاریخی واقعات پیش کر کے مدافعت کیلئے حاضرین کا حوصلہ بڑھایا گیا۔ ہر مرد و زن کو ہر قسم کی ٹریننگ حاصل کرنے کے لئے ابھارا گیا۔ اور جنگ کے موقعہ پر جو بد عنوانیاں مفسدوں کی طرف سے رونما ہوا کرتی ہیں۔ ان کے سد باب کے لئے قرآن کریم اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ پیش کیا گیا۔

(۶) نمازوں میں بالالتزام کبھی بالجہر اور کبھی بالاخفا پاکستان کی ترقی اور حفاظت کیلئے اور دشمن کی ناکامی اور نامرادی کیلئے دردِ دل سے دعا کی جاتی ہے۔

(۷) آئندہ کیلئے بھی ہماری جماعت کا ہر قدم دفاع پاکستان کی تیاری کی ہر منزل میں بفضل الٰہی پیش پیش رہے گا۔ انشاء اللہ العزیز

قاضی علی محمد خطیب جامع مسجد احمدیہ شہر سیالکوٹ

ایک اور درویش کا نکاح

مسجد اقصےٰ میں مورخہ ۳ اگست کو مکرم و محترم مولوی عبد الرحمٰن صاحب جٹ امیر مقامی نے بعد نماز جمعہ محترمہ نسیمہ خاتون صاحبہ بنت مکرم مولوی عبد الحلیم صاحب سیکرٹری مال بھاگلپور شہر کے ساتھ ایک ہزار روپیہ مہر پر عزیزم چوہدری فیض احمد صاحب ابن مکرم حافظ غلام غوث صاحب درویش سابقہ سکونت شہر کھاریاں ضلع گجرات) کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ احباب اس رشتہ کے جانبین کے لئے بابرکت ہونے کی دعا فرمائیں۔

ملک صلاح الدین دار المسیح قادیان

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۱۱ اگست ۱۹۵۱ء

آیات اللہ کی مظلومیت

خود مودودی صاحب کے الفاظ میں

"۹ھ میں حج کے موقع پر اللہ تعالےٰ نے اعلان برأت کا حکم دیا تھا۔ اس اعلان کا مفاد یہ تھا کہ جو لوگ اب تک خدا اور اس کے رسول سے لڑتے رہے ہیں۔ اور ہر طرح کی زیادتیوں اور بدعہدیوں سے خدا کے دین کا راستہ روکنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ ان کو اب زیادہ سے زیادہ چار مہینے کی مہلت دی جاتی ہے۔ اس مدت میں وہ اپنے معاملہ پر غور کر لیں۔ اسلام قبول کرنا ہو تو قبول کر لیں۔ معاف کر دیئے جائیں گے ملک چھوڑ کر نکلنا چاہیں۔ تو نکل جائیں۔ مدت مقررہ کے اندر ان سے تعرض نہ کیا جائیگا۔ اس کے بعد جو لوگ ایسے رہ جائینگے جنہوں نے نہ اسلام قبول کیا ہو۔ اور نہ ملک چھوڑا ہو۔ ان کی خبر تلوار سے لی جائیگی۔"

(مرتد کی سزا اسلامی قانون میں ص۱)

یہاں مودودی صاحب نے جو استثنائی صورت تھی۔ اس کو زیر غور نہیں رکھا۔

کیف یکون للمشرکین عھد عند اللہ وعند رسولہ الا الذین عاھدتم عند المسجد الحرام فما استقاموا لکم فاستقیموا لھم۔

اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ جن سے معاہدہ ہے اس معاہدہ کی میعاد تک تم ان کو کچھ نہ کہو۔ مگر جب میعاد ختم ہو جائے۔ تو چونکہ وہ بدعہدیاں کرتے چلے آئے ہیں۔ اب انہیں اور مہلت نہیں دینا چاہیئے اور نہ کوئی ایسا معاہدہ ان کے ساتھ کرنا چاہیئے۔ خواہ وہ کتنی قسمیں کھا کھا کر عہد کریں۔ کیونکہ جیسا کہ آگے کی آیات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ عہد کر کر کے ہمیشہ توڑ دیتے ہیں۔ اور اگر قابو پائیں تو تم کو کبھی نہ چھوڑیں۔ وہ کسی مومن کے بارے میں کسی عہد اور ذمہ داری کی کوئی پرواہ نہیں کرتے۔ اس لئے اب ان کو مہلت دینا ظلم ہے۔ اس لئے اگر وہ توبہ کر کے ایمان لے آئیں۔ تو وہ تمہارے بھائی ہیں۔ لیکن اگر وہ میعاد سے پہلے ہی عہد توڑ دیں۔ جو ان کے ساتھ اس وقت موجود ہے۔ اور وہی دین میں طعنہ بازی شروع کر دیں۔ جس کا عہد ہے۔ کہ وہ ایسا نہیں کریں گے۔ تو پھر ان کے ساتھ بھی وہی سلوک ہوگا۔ جو باقیوں کے ساتھ۔

عند المسجد الحرام کے الفاظ صاف بتلا رہے ہیں۔ کہ یہ عہد قسمیں کھا کھا کر کیا گیا تھا۔ کہ ہم منافقت نہ کریں گے۔ اور نہ مسلمانوں کے دین پر آئندہ طعنہ بازی کریں گے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ اگر یہ لوگ بھی ایمان لے آئیں۔ تو تمہارے بھائی ہیں اور اگر عہد پر قائم رہیں۔ تو میعاد تک انہیں کچھ نہ کہا جائے۔ لیکن اگر اس عہد کے بعد پھر قسمیں توڑ دیں۔ اور پھر طعنہ بازی شروع کر دیں۔ تو چونکہ یہ بڑے بدعہد ہیں اور قابو پائیں۔ تو مسلمانوں کو کبھی نہ چھوڑیں۔ اس لئے ان سے پھر عہد لینے کی ضرورت نہیں۔ اٹھو اور ائمۃ الکفر سے لڑو۔ کیونکہ

انھم لا ایمان لھم لعلھم ینتھون

ایسے لوگوں کی قسمیں بھی کہ وہ باز رہیں گے اور فتنہ و فساد کو ختم کر دیں گے لا یعنی ہیں۔

مودودی صاحب نے جیسا کہ ان کی عادت ہے۔ دو آیات کو پورے ماحول سے جدا کر کے ان میں اپنا من بھاتا مطلب بھرنے کی کوشش کی ہے۔ آپ نے

وان نکثوا ایمانھم من بعد عھدھم

سے یہ مطلب نکالا ہے۔ کہ یہ صرف ان لوگوں کے لئے مخصوص ہے۔ جو ایمان لے آئے ہیں۔ حالانکہ جیسا کہ الا الذین عاھدتم عند المسجد الحرام سے معلوم ہوتا ہے۔ عہد تو پہلے ہی موجود ہے۔ یہ ایک مسلسل مضمون چلا گیا ہے۔ اور ان تابوا و اقاموا الصلوٰۃ الی آخرہ میں جو رعایت دی گئی ہے۔ وہ محض ایک جملہ معترضہ کے طور پر ہے۔ یہ جملہ پہلے بھی آ چکا ہے۔ اور آگے بھی آتا ہے۔ ایمان لانا ایمان لانا ہوتا ہے اس کو ہم محض عہد نہیں کہہ سکتے۔ چونکہ کفار کے ساتھ مسجد الحرام کے پاس قسمیں کھا کر عہد کی تجدید کی گئی تھی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے یہاں ان نکثوا ایمانھم فرمایا ہے۔ اور یہ حقیقت ہے۔ کہ تمام عہد خواہ معاشرتی ہوں یا سیاسی اس زمانہ میں اکثر قسموں کے ساتھ ہی ہوا کرتے تھے۔ اور یہاں تو چونکہ کفار ہمیشہ عہد کر کر کے مکر جاتے تھے۔ قسموں کا ہونا لازمی تھا۔ تاکہ قسموں کے ڈر سے ہی باز رہیں۔ ایمان لانے میں تو قسموں کی کوئی ضرورت ہی نہیں تھی۔ وہ تو صرف اپنے ظاہری عمل سے ثابت کر سکتے تھے۔ جیسا کہ نماز کا قیام اور زکوٰۃ کی ادائیگی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے یہ نہیں فرمایا۔ کہ ایمان لے آئیں بلکہ کہا ہے کہ شرک و کفر سے توبہ کریں۔ اور ساتھ ہی نماز و زکوٰۃ کی پابندی سے ثابت کرتے رہیں۔

کہ وہ مسلمان ہیں۔

اگر یہاں خالص مرتدین کا ذکر ہوتا۔ جیسا کہ مودودی صاحب باور کرانا چاہتے ہیں۔ تو اللہ تعالےٰ نکثوا ایمانھم کی بجائے ارتدوا یا کفروا بعد ایمانھم کے الفاظ استعمال کرتا۔ جیسا کہ قرآن کریم میں بیسیوں جگہ ارتداد کے لئے یہ الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ایسی اہم بات کے لئے نکثوا ایمانھم کے الفاظ ہرگز استعمال نہ کرتا۔ کیونکہ اس سے مودودی صاحب کا مظنونہ مطلب مبہم ہو جاتا ہے۔ اور یہ تو کتاب مبین کی آیات ہیں۔ البتہ مودودی صاحب یہاں بھی خاتم کی طرح زیر اور زبر کا قرأتی جھگڑا اٹھا سکتے ہیں۔ اور کہہ سکتے ہیں شاید ایک قرأت میں ایمانھم کی جگہ ایمانھم آتا ہے۔ اور نکثوا کو بھی نقضوا بنا سکتے ہیں۔ اگرچہ اسکی ضرورت شاید نہ محسوس ہو۔ پھر مودودی صاحب کے اعتقاد کے مطابق خالص ارتداد کی ہی سزا قتل ہے۔ آپ باغی یا حربی کی قید نہیں لگاتے۔ چنانچہ اپنے کتابچہ کے صفحہ ۳۵ پر فرماتے ہیں:۔

غالباً ان شہادتوں کے بعد کسی شخص کے لئے اس امر میں شبہ کرنے کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ کہ اسلام میں مرتد کی سزا قتل ہے۔ اور یہ سزا نفس ارتداد کی ہے نہ کسی اور جرم کی جو ارتداد کے ساتھ شامل ہو گیا ہے۔

اپنے اس اصول کے مطابق مودودی صاحب کو یہ ثابت کرنا لازمی تھا۔ کہ یہاں جو سزا ائمۃ الکفر سے جنگ کر و بیان کی گئی ہے۔ وہ خالص ارتداد کے لئے ہے نہ کہ کسی اور جرم کے لئے لیکن اس آیہ کریمہ ان نکثوا ایمانھم من بعد عھدھم میں (اگر بفرض محال اس کے معنی کفروا من بعد ایمانھم لئے جائیں) تو ساتھ ہی وطعنوا فی دینکم بھی آیا ہے۔ خواہ واو عاطفہ ہو یا تفسیری ظاہر ہے۔ کہ فقاتلوا ائمۃ الکفر کی سزا کے لئے دونوں جرموں کا وجود ضروری ہے۔ یہ قرآن کریم کی آیات ہیں، جو اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر نازل ہوا ہے۔ شاعروں اور کاہنوں کا مبالغہ آمیز کلام نہیں۔ اس لئے طعنوا کو ہم نظر انداز نہیں کر سکتے۔ اگر بفرض محال یہ مان بھی لیا جائے کہ یہاں مرتدین کی سزا کا ذکر ہے۔ تو یہ بھی ماننا پڑیگا۔ کہ خالص ارتداد کی وجہ سے یہ سزا نہیں بلکہ ارتداد کے ساتھ وطعنوا کی بھی سزا ہے۔ یعنی یہاں اس مرتد کے قتل کا حکم ہے۔ جو بعد میں طعنوا کے جرم کا بھی ارتکاب کرتا ہے۔ اس فرض محال کے باوجود بھی جو بات ثابت ہوتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ کم از کم قرآن کریم میں نفس ارتداد کی سزا قتل نہیں ہے۔ بلکہ زیادہ سے زیادہ ارتداد جمع طعن کی سزا ہے اور اگر ربط و تسلسل مضمون کو بھی مد نظر رکھا جائے

تو لا ایمانھم لعلھم ینتھون کو بھی ایک تیسرا جرم جو اہم ترین ہے شامل کرنا پڑے گا۔ گویا قتل صرف وہ مرتد ہو سکتا ہے۔ جو طعن کرے۔ اور جو بار بار قسمیں کھا کر عہد شکنی کا بھی مرتکب ہو۔

ان وجوہات کی بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس آیہ کریمہ سے نفس ارتداد کے لئے سزائے قتل کا استدلال کرنا بفرض محال کی شرط کے ساتھ بھی ناممکن ہے۔ اگرچہ جیسا کہ ہم اوپر ثابت کر چکے ہیں۔ ان آیات کو ارتداد کے ساتھ قطعاً کوئی تعلق و واسطہ نہیں۔ بلکہ اس میں بھی صرف ان لوگوں کے ساتھ قتال کا حکم ہے۔ خود مودودی صاحب کے الفاظ میں

جو ہر طرح کی زیادتیوں اور بدعہدیوں سے خدا کے دین کا راستہ روکنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔

پھر اگر بفرض محال یہ بھی مان لیا جائے۔ کہ زیادتیاں اور بدعہدیاں کرنے والوں میں وہ بھی شامل ہیں جو اسلام لا کر پھر جاتے تھے۔ تو ایسی صورت میں بھی اس آیہ کریمہ کو نفس ارتداد کی سزائے قتل کے ثبوت میں پیش کرنا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ یہ نفس ارتداد کی سزا تصور نہیں ہوگی۔ بلکہ ایمان لا کر پھر جانا بھی عام بدعہدی کے حصر میں آئے گا۔ سزا عام بدعہدی کی وجہ سے ہوگی۔ نہ کہ نفس ارتداد کی وجہ سے۔ چونکہ یہ سزا صرف ایک بدعہدی کی وجہ سے نہیں بلکہ متواتر بدعہدیوں کی وجہ سے ہوگی کئی بدعہدیاں مل کر اس سزا کا مستوجب بناتی ہیں نہ کہ الگ الگ تنہا ایک ایک بدعہدی۔ تاہم جن بدعہدیوں کا یہاں ذکر کیا گیا ہے۔ ان میں ارتداد قطعاً شامل نہیں ہے۔ جیسا کہ ہم اوپر ثابت کر چکے ہیں۔

شکریہ احباب

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم اور احباب کرام کی دعاؤں سے امی کا بخار ٹوٹ گیا ہے۔ اس کے لئے دعائیں کرنے والوں کا تہِ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اللہ تعالےٰ جزائے خیر دے۔

(سیدہ امۃ السلام)

درخواست ہائے دعا

(۱) خاکسار ایک لمبے عرصہ سے بعارضہ T. B بیمار چلا آ رہا ہے۔ گرمیوں کی شدت کی وجہ سے تکلیف زیادہ ہے۔ خاکسار اقبال احمد خاں ایاز جا کے ضلع سیالکوٹ۔ (۲) محترمی ملک عبدالوحید صاحب سلیم عرصہ ۲۱ روز سے بیمار ہیں۔ اور کمزوری بہت زیادہ ہو چکی ہے۔ بزرگان جماعت سے دعا کی درخواست کی جاتی ہے۔

یادِ ایام

آج سے اڑتیس ۳۸ سال قبل

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اخبار الفضل کے اجراء کا اعلان

آج اڑتیس ۳۸ برس قبل جولائی ۱۹۱۳ء میں جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا زمانہ تھا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے الفضل کے اجراء کا اعلان فرمایا تھا۔ اس سلسلے میں حضور کا ایک مضمون "اعلان فضل" کے عنوان سے بطور ضمیمہ اخبار "بدر" مورخہ ۵ رجون ۱۹۱۳ء میں شائع ہوا تھا جو درج ذیل کیا جاتا ہے۔ اس سے احباب اندازہ لگا سکیں گے کہ الفضل کن ضروریات کی بناء پر جاری کیا گیا۔ اس وقت جماعت کی کیا حالت تھی اور حضور کے پیش نظر وہ کونسے بلند اغراض و مقاصد تھے جنہیں حضور الفضل کے ذریعے پورا فرمانا چاہتے تھے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ادارہ الفضل کو حضور کی پاکیزہ خواہشات کو صحیح معنوں میں پورا کرنے کی توفیق دے۔ (ادارہ)

"اعلان فضل"

چھوٹے بڑے کس طرح ہو سکتے ہیں

ہندوستان کیا ہر ملک میں جنگل کے جنگل درختوں کے کھڑے ہوتے ہیں۔ ان درختوں کو کس نے لگایا۔ اور کون ان کی حفاظت کر رہا ہے۔ کس نے ان کو پانی دیا۔ پھر کس نے جانوروں اور حشرات الارض سے ان کی نگہبانی کی۔ وہ کونسی قوم تھی جو اپنا وقت اور مال صرف کرکے ان کے لگانے اور پھر ان کی حفاظت کرنے میں مشغول رہتی اگر کوئی قوم ایسی نظر نہیں آتی۔ تو پھر وہ کہاں سے آئے آسمان پر ایک ہستی ہے۔ جس نے زمین کو آسمان کو سورج کو چاند کو ستاروں کو سیاروں کو آگ کو پانی کو مٹی کو ہوا کو انسان کو حیوان کو پیدا کیا ہے۔ اسی نے ان درختوں کو لگایا۔ اور ایسے رنگ میں لگایا ہے کہ جسے دیکھ کر عبرت حاصل کرنے والے عبرت حاصل کر سکتے ہیں۔ ایک چھوٹے سے بیج کو جسے دیکھ کر کوئی وہم بھی نہیں کر سکتا کہ اس میں سے اس قدر عظیم الشان درخت کھڑا ہو جائے گا۔ ہوائیں اڑا کر لاتی ہیں اور ایک خالی زمین پر گر جاتا ہے۔ پھر یہی ہوائیں اس پر کچھ گرد و غبار ڈالدیتی ہیں اور پھر آسمانوں اور زمینوں کا بادشاہ سورج کو حکم دیتا ہے کہ اپنی حرارت سے وہ سمندروں میں سے پانی کھینچے مانسونیں اسے اڑا کر لاتی ہیں اور رفتہ رفتہ وہ بادل کی صورت اختیار کرتا ہے اور اس وسیع میدان میں کہ جس میں وہ بیج آپڑا تھا۔ آکر برستا ہے اور پھر بغیر اس کے کہ کوئی انسان بیلوں اور کنوؤں کی مدد سے اسے پانی دے اسے پانی ملجاتا ہے اور وہ بیج اپنی طاقت کے مطابق پھولتا ہے اور پھر اس میں سے ایک باریک سی شاخ نکلتی ہے۔ جو زمین سے خوراک حاصل کرتی ہے۔ اور سورج سے حرارت۔ لیکن چند سال نہیں گذرنے پاتے کہ وہ ایک درخت ہو جاتا ہے اور پھر اسے پھل لگتے ہیں۔ اور پھر اپنے وقت پر وہ پھل زمین پر گر جاتے ہیں۔ اور ان سے اس طریق پر اور درخت پیدا ہوتے ہیں۔ اور ہوتے ہوتے لاکھوں لاکھ درخت پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور بعض دفعہ ان کا دائرہ سینکڑوں میلوں تک وسیع ہو جاتا ہے کیا کوئی اس بیج کو دیکھ کر نتیجہ نکال سکتا ہے کہ بیج اس طرح بڑھے گا؟ ہاں کیا کوئی اس چھوٹی سی شاخ کو جو بارش کے بعد زمین سے نمودار ہوئی تھی دیکھ کر فیصلہ کر سکتا تھا کہ یہ شاخ لاکھوں شاخوں کی جڑ ہوگی۔ پھر کیا کوئی اس اکیلے درخت کو دیکھ کر کہہ سکتا تھا۔ کہ اس درخت سے لاکھوں درخت پیدا ہوں گے۔ مگر اس دنیا کا ایک آقا ہے اس کے ایک ادنیٰ اشارے سے یہ سب ہوا۔ اور ہوتا ہے۔

روحانی سلسلوں کی مثال جنگل سے

جس طرح بغیر کسی کے بیج لگائے بغیر کسی کے پانی دیئے بغیر کسی کی ظاہری حفاظت اور کوشش کے یہ جنگل پیدا ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح نامعلوم طور سے ایک روحانی بیج دنیا میں ڈالا جاتا ہے۔ اور اسے دیکھ کر ہر کوئی یہ کہتا ہے کہ یہ اکیلا بیج جو کسی کی حفاظت میں نہیں جلد تباہ ہو جائے گا۔ اور کسی کے پاؤں تلے آکر پس جائے گا۔ اور کونپل اس سے پیدا بھی ہوئی۔ تو وہ جلد روندی جائے گی۔ لیکن وہ نادان کیا جانتا ہے کہ اس کا نگران گو کسی کو نظر نہیں آتا مگر وہ رب کا نگران ہے۔ اور کوئی چیز اس کی نظروں سے پوشیدہ نہیں۔ وہ اسکی حفاظت کرتا ہے اور الہام کے پانی سے سیراب کرتا ہے ہاں بیشک اس بیج کے مالی نظر نہیں آتے۔ مگر اس کی حفاظت کے لئے ملائکہ تلواریں لئے کھڑے ہوئے ہیں اور ہر ایک خطرہ سے اسے محفوظ رکھتے ہیں۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ روحانی بیج جو خدا نے دنیا میں ڈالا ہے جلد تباہ ہو جائے گا۔ لیکن ایکدن یہ دیکھکر حیران ہو جاتے ہیں کہ وہ تمام دنیا میں پھیل گیا ہے۔ اسکے کاٹنے کی کسی کو طاقت نہیں۔ بلکہ جو چیز اس کی لپیٹ میں آتی ہے۔ اس کے سامنے سر تسلیم خم کرتی ہے۔ کلمۃ طیبۃ کشجرۃ طیبۃ اصلھا ثابت وفرعھا فی السماء تؤتی اکلھا کل حین باذن ربھا ویضرب اللہ الامثال للناس لعلھم یتذکرون۔ کزرع اخرج شطأہ فاٰزرہ فاستغلظ فاستوی علی سوقہ یعجب الزراع لیغیظ بھم الکفار وعد اللہ الذین اٰمنوا وعملوا الصلحٰت منھم مغفرۃ واجراً عظیما۔

ہماری جماعت کا بھی یہی حال ہے

چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی انہی بیجوں میں سے ایک بیج تھے۔ اسلئے ان کے ساتھ بھی وہی معاملہ ہوا۔ آج سے تیس سال پہلے کون کہہ سکتا تھا۔ کہ بیج اس قدر ترقی کرے گا اور نہ صرف اپنے اندر ترقی کرے گا۔ بلکہ لاکھوں کا باپ ہوگا۔ اور ہزاروں لاکھوں نفوس اس سے اپنا تعلق پیدا کرینگے اور کوئی مخالف اس پر غالب نہ ہو سکے گا۔ لیکن جو خدا کا منشار تھا۔ پورا ہوا۔ اور زمین نے ایک تازہ نشان دیکھا اور وہ احمدی جماعت جس کے ۳۱۳ آدمیوں کی فہرست نہ پوری ہو سکتی تھی۔ جب تک کہ بچے اور عورتیں اس میں داخل نہ کی جائیں۔ اب اس قدر ترقی کر گئی ہے۔ کہ ایک ہزار آدمی قادیان میں ہی موجود ہے۔ اور مجموعی طور سے چار لاکھ سے بڑھ گئی ہے۔

جماعت کے ساتھ ضروریات بھی بڑھتی ہیں؟

یہ ایک عام قاعدہ ہے کہ جماعت کی ترقی کے ساتھ ضروریات بھی ترقی کرتی جاتی ہیں۔ ایک وہ زمانہ تھا۔ کہ حضرت صاحب کی کتب کے شائع کرنے کے لئے ایک پریس کی ضرورت تھی۔ اور بہت مشکل کے ساتھ ایک پریس کھڑا کیا گیا تھا پھر حضرت صاحب نے ضروریات سلسلہ کے لئے ایک رسالہ نکالنا چاہا۔ لیکن وہ اسوجہ سے رکا رہا کہ اس کے لینے والے نظر نہ آتے تھے۔ لیکن اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے کئی پریس یہاں کام کر رہے ہیں۔ اور دو ہفتہ وار ایک پندرہ روزہ اور چار ماہوار رسالے یہاں سے نکل رہے ہیں۔ اور پھر بھی ضروریات اسقدر بڑھ رہی ہیں کہ کئی معاملات ابھی توجہ کے قابل باقی ہیں کہ جن کی طرف یہ رسالے اور اخبار توجہ نہیں کر سکتے۔ یا تو وہ زمانہ تھا۔ کہ ایک کرایہ کے مکان میں پندرہ سولہ لڑکے پڑھتے تھے ایک انٹرنس پاس ہیڈ ماسٹر تھا۔ اور اب جماعت اس حد تک ترقی کر گئی ہے کہ سینکڑوں طلباء سکول میں تعلیم پاتے ہیں۔ اور ڈیڑھ لاکھ روپیہ کے خرچ سے بورڈنگ اور مدرسہ تیار کرنا پڑا ہے۔ اور بورڈنگ ابھی پورا نہ ہو چکا تھا۔ کہ تنگ معلوم دینے لگا۔ ایک انٹرنس پاس کردہ ہیڈ ماسٹر کی جگہ مولوی صدرالدین صاحب بی اے بی ٹی جیسا لائق آدمی اور مدرسین میں کئی دیگر گریجوایٹ کام کر رہے ہیں۔ غرض کہ جماعت کے ساتھ اس کی ضروریات بھی بڑھتی چلی گئیں۔ اور بڑھ رہی ہیں اور ان کا پورا کرنا ہمارا فرض ہے

ایک نئے اخبار کی ضرورت

ان بڑھنے والی ضروریات میں سے ایک نئے اخبار کی ضرورت ہے۔ بے شک ایک وہ زمانہ تھا۔ کہ جماعت قلیل تھی۔ اور پھر اکثر لوگ زمینداروں کے طبقہ میں سے تھے۔ لیکن اب علاوہ اس مخلص جماعت کی ترقی کے ہزاروں مخلص تعلیمیافتہ پیدا ہو گئے ہیں جن کے علوم کو وسعت دینے کے لئے اخبار کی اشد ضرورت ہے۔ پریس کی موجودہ آسانیوں نے ساری دنیا کی خبروں سے آگاہی کو ایک سہل الحصول امر بنا دیا ہے۔ اسلئے علم دوست طبقہ اس فائدہ سے محروم رہنا پسند نہیں کرتا۔ علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلوں کے افراد کو ہر معاملہ میں دوسروں سے بڑھ کر قدم مارنا چاہیئے۔ اور سب مفید علوم میں انکا نمبر دوسروں پر فائق ہونا ضروری ہے

دوسری ضرورت

ایک نئے اخبار کی یہ ہے کہ بہت سے احمدی ہیں کہ جو احمدی تو ہو گئے ہیں۔ لیکن ان کو ابھی معلوم نہیں کہ احمدی ہو کر ہم پر کیا ذمہ داریاں عاید ہوتی ہیں۔ اور کس طرح ہمیں دوسروں کی نسبت رسومات و بدعات اور مقامات اسراف سے بچنا چاہیئے۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے بھی ایک سخت کوشش کی ضرورت ہے۔

تیسری ضرورت

یہ ہے کہ ترقی کرنے والی قوم کے لئے اپنے اسلاف کے نیک کاموں بلند ارادوں وسیع الحوصلگیوں صبر و استقلال کے کارناموں سے واقف ہونا اور اپنے کام کو پورا کرنے کے لئے ہر قسم کی مشقت اٹھانے کے لئے تیار ہونا ضروری ہوتا ہے۔ اسلئے احمدی جماعت کو تاریخ اسلام سے واقفیت بھی ضروری ہے۔ خصوصاً رسول کریم ﷺ (فداہ ابی و امی) اور صحابہ کی تاریخ سے۔ (باقی آئندہ)

ہوائی حملوں سے بچنے کے لئے دفاعی تدابیر

دفاع کی اہمیت

یہ بات ہر شخص جانتا ہے کہ ابتدائی ایام میں جنگیں بہت سادہ قسم کی ہوتی تھیں لیکن رفتہ رفتہ انسانی ذہن جوں جوں ترقی کرتا گیا اسی کے بقدر علوم و فنون کی ترقی۔ ذرائع حمل و نقل اور رسل و رسائل کی وسعت ضروریات زندگی اور بین الاقوامی تعلقات کی ہمہ گیری کی بنا پر انسانی ذہن رسا نے حیرت انگیز کرشمے دکھائے ہیں اور اپنی علمی معلومات اور تہذیب و تمدن کے درخشاں آثار و مظاہر اور ترقی یافتہ معلومات کو فنون جنگ میں استعمال کیا ہے۔ تہذیب حاضرہ کے عقلی کرشموں میں سے ہوائی طیاروں کے استعمال نے جنگ کی ہولناکیوں اور تباہ کاریوں کو پہلے کی نسبت بہت زیادہ ترقی پر پہنچا دیا ہے اور ان کے استعمال سے جنگوں کی نوعیت کا رُخ بالکل بدل دیا گیا ہے۔ اسی لئے ملکی دفاع کے طور طریقے بھی بہت ترقی یافتہ صورتوں کا تقاضا کرتے ہیں۔ موجودہ دور میں بمبار اور لڑاکا طیارے وہ تباہ کن آلات حرب ہیں جن کی شعلہ آشامیوں سے صرف یہی نہیں کہ کسی ملک یا قوم کی فوجی تنظیم چھاؤنیاں۔ ذرائع رسل و رسائل وغیرہ ہی کو تباہ کیا جاتا ہے بلکہ اس علاقے کے عام شہری باشندوں کو بھی تباہ کاری کی زد میں لے لیا جاتا ہے۔ شہری اور صنعتی علاقوں پر زیادہ سے زیادہ بمباری کر کے بہت زیادہ نقصان اور خوف و ہراس پیدا کر دیا جاتا ہے تاکہ عوام کے حوصلوں کو پست کر دیا جائے اور جنگ کے دوران میں سامان حرب کی ساخت اور جنگی سامان کے گوداموں کو تباہ و برباد کر کے دشمن کی طاقت کو آسانی سے کچل دیا جائے۔

موجودہ بین الاقوامی حالات کے پیش نظر ہم نہیں کہہ سکتے کہ کس وقت کیا معاملہ پیش آجائے باوجود اس کے کہ ایسے بین الاقوامی ادارے وجود میں آچکے ہیں جو جنگی امکانات کو کم کرنے کی کوشش میں ہیں لیکن فطرت کے عام اصولوں کی بنا پر جنگ ایک ناگزیر عمل حیات ہے اور نہیں کہا جا سکتا کہ کب ناگزیر حالات پیدا ہو جائیں۔ جن کے خلاف دفاع کی ضرورت پیش ہو جائے۔ گزشتہ عالمگیر جنگوں کے تجربات کو سامنے رکھتے ہوئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ آئندہ کسی جنگ کی صورت میں زیادہ تر حصہ ہوائی حملوں کا ہوگا۔ ظاہر ہے کہ ہوائی حملوں کی تباہ کاریوں سے بچنے کیلئے دفاعی تنظیم کی صورت میں شہری آبادی کی حفاظت کے اصولوں کی پوری پوری واقفیت اور ضروری تربیت کس قدر لازمی چیز ہے۔

ہوائی حملہ

جنگی طیارے:۔ دفاعی تنظیم کو سمجھنے سے پہلے یہ نہایت ضروری ہے کہ ہوائی حملہ کے ذریعے سے تباہ کن آلات وغیرہ کے متعلق کچھ معلومات ذہن میں ہوں تاکہ ان سے بچاؤ کی تدابیر پر عمل کیا جا سکے چنانچہ جنگی طیاروں کی دو بڑی قسمیں ہوتی ہیں ایک بمبار طیارہ BOMBER AIR CRAFT جن کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ کافی فاصلہ تک بموں کو لے جا کر فوجی گوداموں اور عام شہری آبادیوں کو برباد کیا جائے۔ دوسری قسم لڑاکے طیاروں FIGHTER AIR CRAFT کی ہے جن کا مقصد دشمن کے طیاروں سے لڑنا نیز بمبار طیاروں کی حفاظت کرنا ہوتا ہے۔ یہ عموماً دشمن کے ہوائی جہازوں کو مار بھگانے کے لئے استعمال میں لائے جاتے ہیں۔

طیاروں کے آلات جنگ:۔ لڑاکا طیاروں میں جو آلات استعمال کئے جاتے ہیں ان میں ہلکی مشین گنیں اور ہلکی توپیں کثرت تعداد سے شامل ہیں۔ اور بمبار طیاروں کے ذریعے سے مختلف قسم کے تباہ کن بم گرائے جاتے ہیں جو عموماً تین بڑی قسموں پر مشتمل ہوتے ہیں۔

اوّل۔ آتشی بم INCENDIARV BOMBS

دوم۔ دھماکہ سے پھٹنے والے۔ HIGH EXPLOSIVE BOMBS

سوم۔ گیس بم GAS BOMBS

ان کے علاوہ چھوٹی مشین گنیں اور ہلکی توپیں بھی استعمال کی جاتی ہیں۔ ہم تینوں قسم کے بموں کی نسبت کسی قدر ضروری معلومات پیش کریں گے۔

آتشی بمباری کا مقصد

آتشی بموں INCENDIARY BOMBS کو مندرجہ ذیل مقاصد کے لئے استعمال کیا جاتا ہے

(۱) جگہ جگہ زیادہ سے زیادہ مقامات پر بم پھینک کر آگ لگا دی جائے جس کو بجھانا آسان نہ ہو۔

(۲) عوام میں خوف و ہراس پیدا کر کے عوام کے حوصلوں کو پست کر دیا جائے تاکہ جنگی سامان کی پیداوار میں رکاوٹ ہو جائے

(۳) رات کے وقت دشمن کے اہم مقامات پر بلیک آؤٹ کے اثرات کو زائل کر کے اہم مقامات کے محل وقوع کو معلوم کر کے انہیں تباہ کیا جائے

آتشی بموں کی قسمیں

(۱) گذشتہ تجربات کی بنا پر جنگوں میں جو آتشی بم INCENDIARY BOMBS استعمال میں لائے گئے ہیں۔ وہ مندرجہ ذیل قسموں پر مشتمل ہیں:

(۱) کلو میگنیشم (الیکٹران) آتشی بم (ELECTRON) میگنیشم ایلومینیم دھاتوں KILOMAGNESIUM کا بم INCENDIARY BOMB ہوتا ہے

جب یہ بم گرتا ہے تو سطح کے ساتھ ٹکراتے ہی اس کے آتش گیر مادے کو آگ لگ جاتی ہے اور گرنے کے ساتھ ہی معمولی چھت کو پھاڑ کر کمرہ میں گھس آتا ہے اگر اس پر فوراً قابو نہ پا لیا جائے۔ تو دس منٹ تک متواتر جلتا رہتا ہے۔ یہ بم بغیر آواز کے گرتا ہے اور ایک ہوائی جہاز اس قسم کے ۲۰۰۰ بم آسانی سے اٹھا سکتا ہے۔ اس لئے یہ بم بہت کارآمد ہوتا ہے۔

(۲) کلو میگنیشم دھماکہ سے پھٹنے والا آتشی بم اس کی بناوٹ بھی اول الذکر کی طرح ہے۔ لیکن اس کے اندر دھماکہ سے پھٹنے والا مادہ کی ایک نلکی لگی ہوتی ہے۔ بم گرتے ہی نصف منٹ سے ۲ منٹ تک یہ پھٹتا ہے اور اس کے خول کے جلتے ہوئے ٹکڑے تیس تیس فٹ کے فاصلہ تک اڑ کر پھیل جاتے ہیں۔ اور بہت زیادہ نقصان پہنچاتے ہیں۔ بم گرنے کے دو منٹ تک اس کے قریب جانا خطرناک ہے۔ اور اس عرصہ کے بعد جب یہ پھٹ جائے تو اس کو بجھایا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر بم کے گرتے ہی منٹ سے پہلے پہلے اس پر دوسرے طریقوں سے قابو پا لیا جائے تو اس کا خطرہ کم ہو جاتا ہے۔

(۳) تیسری قسم "جاپانی فاسفورس بم" ہے اس کا خول ایک دھات کی پتلی چادر کا بنا ہوتا ہے اور فوراً پھٹنے والا فیتہ لگا ہوتا ہے جو دھماکہ سے بم کو پھاڑتا ہے۔ اس کے خول کے اندر اسفنجی ربڑ کے بیشمار ٹکڑے بھرے ہوتے ہیں۔ جن میں آتش گیر مادہ فاسفورس جذب کیا ہوتا ہے۔ بم کسی سطح کے ساتھ چھونے ہی پھٹتا ہے۔ اور فاسفورس جذب شدہ ٹکڑے (جنہیں Pellets کہتے ہیں) زیر دور تک ۵۰ سے ۶۰ گز کے فاصلہ میں پھیلا ہوا تو جہاں پڑیں انہیں فوراً آگ لگ جاتی ہے۔ ان کی آگ کے شعلے بارہ انچ سے لے کر ۷ انچ تک اونچے ہوتے ہیں۔ ایسے بم پکی ہوئی فصلوں پیٹرول اور تیل کے ذخیروں اور جنگلات کو تباہ و برباد کرنے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ کیونکہ اس کے ٹکڑوں کے پھیلنے سے کافی رقبہ میں ایک دم آگ بھڑک اٹھتی ہے۔

آتشی بموں کے ممکن نتائج

(۱) آتشی بموں کے استعمال سے اس قدر زیادہ مقامات پر بے تحاشہ آگ لگ جاتی ہے جس کو بجھانا ناممکن نہیں تو نہایت مشکل ضرور ہو جاتا ہے۔ عوام میں بے چینی۔ خوف و ہراس اور پریشانی پھیل جاتی ہے جس سے حوصلے پست ہو جاتے ہیں۔

(۲) آگ لگنے سے مکان اور دوسری عمارات بھڑک اٹھتی ہیں۔ اور ان کے گرنے سے جانی نقصان بھی ہوتا ہے اور عام گذرگاہیں رک جاتی ہیں۔

بجلی کے تار ٹیلیفون وغیرہ ٹوٹ پھوٹ کر برقی حادثات کا موجب ہوتے ہیں اور بجلی کے مین MAINE خراب ہو جاتے ہیں۔

(۳) پانی کے نل بھی ٹوٹ پھوٹ جاتے ہیں اور پانی کے سیلاب سے کیچڑ پیدا ہو کر مزید نقصان کا باعث ہوتا ہے۔ کثرت کے ساتھ پانی ضائع ہو جانے سے پانی کے تالاب میں پانی کا دباؤ کم ہو جاتا ہے اور فائر بریگیڈ والوں کو خاطر خواہ پانی نہیں مل سکتا۔ جس سے آگ کو بجھایا جا سکے۔

(۴) ایسی صورت حالات جنگ کے زمانہ میں تو اور بھی خطرناک ہوتی ہے۔ کیونکہ اسلحہ سازی کے کارخانوں میں کارندے تسلی سے کام بھی نہیں کر سکتے اور جنگی تیاری کو کافی نقصان پہنچتا ہے اور اس کے نتیجہ کے طور پر لڑاکا فوجوں اور عوام میں بہت زیادہ بددلی پھیل جاتی ہے۔

آگ پر قابو پانے کی ہدایات

بموں کے ذریعہ سے بھڑکتی ہوئی آگ پر قابو پانا سب سے مقدم ہے۔ اس کے بعد بموں پر قابو پانے کی ہدایات درج کی جائیں گی۔ آگ پر قابو پانے کے لئے مندرجہ ذیل ہدایات پر عمل پیرا ہوں۔

(۱) سب سے پہلے عمارت میں آتشی بموں یا فاسفورس کے ٹکڑوں (PELLETS) کو تلاش کریں۔ کسی مکان میں جلتے ہوئے بموں کی موجودگی زیادہ خطرناک ہے بہ نسبت ان بموں یا فاسفورس کے ٹکڑوں کے جو باہر گلی کوچوں میں پڑے ہوئے ہوں۔

(۲) کسی جلتے ہوئے مکان میں اس وقت تک داخل نہ ہوں جب تک آپ کے پاس اپنے بچاؤ اور آگ کا مقابلہ کرنے کا سامان موجود نہ ہوں۔ لیکن اگر کسی کی جان ہی بچانا مقصود ہے تو دیر نہ کریں۔

(۳) جب کسی مکان کا جائزہ اور تلاشی لینے لگیں تو سب سے پہلے اوپر والی منزل سے شروع کر کے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ نیچے والی منزلوں کی طرف آئیں۔

(۴) جب آپ مکان کی تلاشی لے رہے ہوں تو دیواروں کے ساتھ ساتھ رہیں تاکہ اگر کمرہ کی چھت گرنے والی ہو گئی ہے۔ تو وہ آپ پر نہ گرے۔ سیڑھی سے نیچے اترتے وقت بھی یہی احتیاط ملحوظ رکھیں۔

(۵) سب سے پہلے اس جلتے ہوئے مکان کی کھڑکیوں اور دروازوں کو بند کر لیں۔ تاکہ ہوا کی آمد و رفت سے آگ زیادہ نہ بھڑک اٹھے اور زیادہ نقصان نہ ہو۔

(۶) مقدم توجہ کو بھڑکتی ہوئی آگ کو بجھانے پر صرف کریں اور بعد میں بم کو بجھائیں۔

(۷) اگر ممکن ہو تو کمرے میں داخل ہوتے ہی بجلی کے مین سوچ کو بند کر دیں۔ بجلی کی ٹوٹی ہوئی تاروں پر پانی ہرگز نہ ڈالیں۔ تاکہ بجلی سے صدمہ واقع نہ ہو۔

(بقیہ صفحہ ۷، کالم ۳)

ستمبر ۱۹۵۱ء میں آپ کی قیمت اخبار ختم ہے

ہر ایک نام کے سامنے قیمت اخبار ختم ہونے کی تاریخ درج کر دی ہے۔ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمانے میں آپ کو فائدہ ہے۔ وی۔پی کا خرچ بچ جاتا ہے۔ وی۔پی میں دیر ہو جاتی ہے۔ اور کئی دفعہ وی۔پی گم ہو جاتا ہے۔ پھر ڈاکخانہ کے ساتھ کئی کئی ماہ بلکہ کئی کئی سال خط و کتابت کرنی پڑتی ہے۔

دفتر میں اس وقت کئی وی۔پی ۱۹۵۱ء کے بھی قابل وصول ہیں۔ قیمت ختم ہونے سے دس دن قبل تک اگر آپ کی رقم بذریعہ منی آرڈر یا دستی وصول نہ ہوئی۔ تو وی۔پی ارسال خدمت ہوگا۔ اگر وی۔پی واپس آ گیا۔ تو پرچہ روک لیا جائیگا پھر جب آپ قیمت ارسال فرمائیں گے۔ پرچہ جاری ہو سکے گا۔ بغیر وصولی رقم پرچہ جاری نہیں رکھا جا سکتا۔

خریداری نمبر	نام	قیمت ختم ہے
۲۱۲۵۴	کیپٹن فتح محمد صاحب	۳۱ اگست ۱۹۵۱ء
۲۱۳۰۹	کیپٹن مرزا مبشر احمد صاحب	۳۱ 〃 〃
۲۱۶۱۱	شیخ محمد بشیر صاحب	۳۱ 〃 〃
۲۱۹۵۰	مقبول احمد شاہ صاحب	۳۱ 〃 〃
۲۲۰۴۵	شیخ عنایت اللہ صاحب	۳۱ 〃 〃
۱۶۲۶	ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب	۳۱ 〃 〃
۱۷۲۲	چوہدری عبد المالک صاحب	۳۱ 〃 〃
۱۳۰۱۷	سعد اللہ خان صاحب	۳۱ 〃 〃
۲۳۶۸۱	ملک رشید اکبر صاحب	۳۱ 〃 〃
۲۳۷۱۰	محمد وارث صاحب	۳۱ 〃 〃
۲۳۲۵۱	چوہدری محمد علی صاحب	۳۱ 〃 〃
۲۳۳۷۹	خادم حسین صاحب	۳۱ 〃 〃
۲۰۴۶۲	ملک محمد فقیر اللہ خان صاحب	۳۱ 〃 〃
۲۰۹۹۸	ڈاکٹر نور احمد صاحب	۳۱ 〃 〃
۱۵۲۱۲	چوہدری غلام محمد صاحب	۳۱ 〃 〃
۲۳۳۸۳	انور حسین صاحب	۳۱ 〃 〃
۲۳۳۸۴	بابو غلام رسول صاحب	۳۱ 〃 〃
۲۳۳۸۵	مرزا خان عالم بیگ صاحب	۳۱ 〃 〃
۲۳۱۷۲	فیض محمد صاحب	۳۱ 〃 〃
۲۳۱۷۴	ماسٹر امیر عالم صاحب	۳۱ 〃 〃
۲۳۲۹۳	چوہدری محمد عبد اللہ صاحب	۳۱ 〃 〃
۲۳۷۶۵	فضل احمد صاحب	۳۱ 〃 〃
۲۱۱۸۰	ماسٹر مولا داد صاحب	۳۱ 〃 〃
۲۱۶۹۹	منشی گل محمد صاحب	۳۱ 〃 〃
۲۱۹۱۰	مبارک احمد صاحب	۳۱ 〃 〃
۲۳۳۳۲	قاضی محمد دین صاحب	۳۱ 〃 〃
۲۳۶۸۵	راجہ محمد خان صاحب	۳۱ 〃 〃
۲۳۶۸۶	مختار احمد صاحب	۳۱ 〃 〃
۲۳۶۶۶	قاضی عبد الخالق صاحب	۳۱ 〃 〃
۲۳۲۹۸	ابو الفضل محمود صاحب	۳۱ 〃 〃
۲۳۳۶۵	[illegible] الدین صاحب	۳۱ 〃 〃
۲۳۳۳۳	ڈاکٹر سعید اللہ صاحب	۳۱ 〃 〃
۲۳۵۴۲	محمد شفیع صاحب	۳۱ 〃 〃
۱۲۰۷۵	امیر اللہ خان صاحب	۳۱ 〃 〃
۲۱۸۳۴	شیخ محمد نصیب صاحب	۳۱ 〃 〃
۱۸۸۶۷	مولوی محمد جعفر صاحب	۳۱ 〃
۱۱۴۲۷	خان بہادر سعد اللہ خان صاحب	۳۱ 〃 〃
۴۵	غلام سرور صاحب	۳۱ اگست ۱۹۵۱ء
۱۴۴۳۶	مولوی نظام الدین صاحب	۳۱ 〃 〃
۲۳۰۴۲	ملک عنایت اللہ صاحب	۳۱ 〃 〃
۲۳۸۰۸	محمد شفیع صاحب	۳۱ 〃 〃
۲۳۶۸۸	رشید احمد صاحب	۵ ستمبر ۱۹۵۱ء
۲۳۴۷۶	چوہدری شادی خان صاحب	۳۱ اگست 〃
۲۳۶۷۷	ڈاکٹر شاہ محمد صاحب	۵ ستمبر 〃
۲۳۰۶۰	مولوی عبد السبوح صاحب	۶ 〃 〃
۲۱۳۷۵	محمد اسمٰعیل صاحب	۷ 〃 〃
۲۳۷۱۷	محمد ظہیر الدین صاحب	۷ 〃 〃
۲۳۷۷۳	عبد اللطیف صاحب	۸ 〃 〃
۲۳۷۳۵	صدر دین صاحب	۸ 〃 〃
۲۳۵۰۳	مرزا عبد الحکیم صاحب	۷ 〃 〃
۸۱۴۰	صوفی غلام محمد صاحب	۱۵ 〃 〃
۹۸۰۹	محمد یوسف صاحب	۷ 〃 〃
۱۰۴۶۴	کیپٹن محمد اسمٰعیل صاحب	۵ 〃 〃
۱۸۵۴۲	نور محمد صاحب	۳۱ اگست 〃
۱۴۸۹۵	ایم موسیٰ رضا صاحب	۱۰ ستمبر 〃
۱۴۸۱۲	بابو ضیاء اللہ صاحب	۱۱ 〃 〃
۲۱۹۸۸	ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب	۱۰ 〃 〃
۱۲۲۹۳	حکیم محمد یعقوب صاحب	۱۰ 〃 〃
۲۲۷۸۱	مرزا محمد شریف صاحب	۱۲ 〃 〃
۲۳۲۵۱	مرزا بشیر احمد صاحب	۱۰ 〃 〃
۲۳۵۹۰	محمد مراد صاحب	۹ 〃 〃
۲۳۸۵۸	عطاء المنان صاحب	۱۰ 〃
۲۳۸۵۶	افتخار علی صاحب	۱۰ 〃 〃
[illegible]	تبسم صاحب	— 〃
۲۰۸۲۹	ملک عمر بہادر صاحب	۸ ستمبر ۱۹۵۱ء
۲۳۰۴۴	میاں نور الدین صاحب	〃 〃
۲۳۶۹۷	محمد شریف صاحب محمد الخیر صاحب	〃 〃
۲۳۷۰۰	ملک جلال الدین صاحب	۱۳ 〃 〃
۲۳۷۰۱	محمد صدیق صاحب	۱۳ 〃 〃
۲۳۷۰۳	چوہدری محمد بشیر احمد صاحب	۱۴ 〃
۲۳۷۰۴	اشفاق حسین صاحب	۱۴ 〃 〃
۲۳۴۲۶	محمد اقبال صاحب	۱۲ 〃 〃
۲۳۶۹۸	چوہدری اللہ داد صاحب	۱۲ 〃 〃
۲۳۲۷۵	بشیر احمد صاحب	۱۲ 〃 〃
۲۳۴۵۵	مولوی کرم الٰہی صاحب	۱۲ 〃 〃
۲۳۱۶۱	حبیب اللہ صاحب خطبہ	۲ ستمبر ۱۹۵۱ء
۱۳۹۱	ملک فضل الرحمن صاحب	۱۷ ستمبر 〃
۱۷۴۲	میر عبد الستار صاحب	۲۴ 〃 〃
۱۷۶۴	منشی نتھو خان صاحب	۱۶ 〃 〃
۲۵۵۳	فضل الٰہی صاحب	۱۷ 〃 〃
۳۸۹۴	غلام محمد صاحب	۱۷ 〃 〃
۳۸۹۷	فضل کریم صاحب	۲۸ 〃 〃
۳۹۹۶	سردار بیگم صاحبہ	۱۵ 〃 〃
۳۹۹۹	احمد حسین صاحب	۳۰ 〃 〃
۴۰۴۴	چوہدری علی احمد صاحب	۳۰ 〃 〃
۴۰۷۱	شاہ محمد صاحب	۱۳ 〃 〃
۴۲۰۱	غلام مصطفیٰ صاحب	۱۹ 〃 〃
۲۱۵۸۶	چوہدری دین محمد صاحب	۱۴ 〃 〃
۱۵۹۵۱	منشی غلام محمد صاحب	۱۴ 〃 〃
۲۳۶۳۴	اے حکیم صاحب	۴ 〃 〃
۲۳۷۸۵	چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب	۱۴ 〃 〃
۲۱۰۱۰	ڈاکٹر سراج دین صاحب	۱۵ 〃 〃
۲۱۵۱۴	حیدر علی صاحب	۱۵ 〃 〃
۲۱۸۶۹	چوہدری عنایت اللہ صاحب	۱۵ 〃 〃
۲۱۳۶۲	خورشید عالم صاحب	۱۵ 〃 〃
۲۳۷۰۹	غلام محمد صاحب	۱۵ 〃 〃
۲۳۷۰۵	عبد الرشید صاحب	۱۴ 〃 〃
۱۸۵۰۰	صوفی اقبال احمد صاحب	۱۵ 〃 〃
۱۲۳۵۴	میجر ملک محمد حسین صاحب	۱۶ 〃 〃
۲۰۵۲۷	[illegible] علی صاحب	۱۶ 〃 〃
۲۳۸۲۵	چوہدری محمد حسین صاحب	۱۶ 〃 〃
۲۳۸۲۶	ڈاکٹر غلام حسین صاحب	۱۶ 〃 〃
۱۹۸۶۷	چوہدری محمد شفیع صاحب	۱۸ 〃 〃
۹۲۲۶	غلام رسول صاحب	۱۸ 〃 〃
۲۳۷۸۷	ذکی شکور صاحب	۱۸ 〃 〃
۲۳۷۸۸	چوہدری عبد السمیع صاحب	۱۸ 〃 〃
۲۳۷۸۹	سید فضل الرحمن صاحب	۱۸ 〃 〃
۲۳۷۹۰	عبد الباقی صاحب	۱۸ 〃 〃
۲۳۷۹۲	تحریک جدید اسٹور	۱۸ 〃 〃
۲۱۲۳۲	کیپٹن محمد عالم صاحب	۲۰ 〃 〃
۲۱۹۴۷	الشوا فریقن کمپنی	۲۰ 〃 〃
۲۱۶۷۷	چوہدری عبد الحی صاحب	۲۰ 〃 〃
۱۷۷۴۵	غلام مرتضیٰ صاحب	۲۰ 〃 〃
۲۰۵۹۳	ماسٹر رشید احمد صاحب	۲۰ 〃 〃
۲۳۳۷۱	چوہدری عبد الرحمن صاحب	۲۰ 〃 〃
۲۳۸۳۹	شیخ صلاح الدین صاحب	۲۰ 〃 〃
۲۳۵۱۸	شیخ بشیر احمد صاحب	۲۰ 〃 〃
۲۱۶۰	محمد ابراہیم صاحب	۲۰ 〃 〃
۱۹۲۹۷	سلیم احمد صاحب	۲۲ 〃 〃
۲۳۷۹۷	محمد یوسف صاحب	۲۲ 〃 〃
۲۳۴۵۹	محمد ابراہیم صاحب	۲۳ 〃 〃
۱۵۹۵۱	منشی غلام محمد صاحب	۱۴ ستمبر ۱۹۵۱ء
۲۳۸۷۴	چوہدری غلام محمد صاحب	۲۴ ستمبر ۱۹۵۱ء
۲۳۴۱۰	نور احمد صاحب	۲۵ 〃 〃
۲۳۷۱۸	چوہدری اللہ بخش صاحب	۲۲ 〃 〃
۲۳۴۱۲	محمد دین صاحب	۲۵ 〃 〃
۲۱۹۸۹	ایم ایم علی صاحب	۲۵ 〃 〃
۲۳۸۰۱	میاں محمد دین صاحب	۲۸ 〃 〃
۲۳۸۴۳	چوہدری عبد الغنی صاحب	۲۶ 〃 〃
۲۰۷۵۴	نذیر احمد صاحب	۱۸ 〃 〃
۲۳۷۲۴	غلام محمد صاحب	۲۸ 〃 〃
۱۹۹۴۲	شیخ نور الدین صاحب	۳۰ 〃 〃
۲۰۷۰۶	بشیر احمد صاحب	۳۰ 〃 〃
۲۱۲۹۸	چوہدری عزیز احمد صاحب	۳۰ 〃 〃
۲۲۰۳۵	راجہ خان بہادر صاحب	۳۰ 〃 〃
۲۳۴۲۱	بشارت احمد صاحب	۳۰ 〃 〃
۲۰۵۰۶	ڈاکٹر محمد لطیف صاحب	۳۰ 〃 〃
۲۰۵۳۱	چوہدری فضل احمد صاحب	۳۰ 〃 〃
۲۱۴	محمد عثمان صاحب	۳۰ 〃 〃
۵۷۴۳	چوہدری محمد شریف صاحب	۳۰ 〃 〃
۲۱۲۴۰	شیخ رحمت اللہ صاحب	۳۰ 〃 〃
۲۳۰۲۳	عبد اللطیف صاحب	۳۰ 〃 〃
۹۸۵۶	عزیز محمد صاحب	۳۰ 〃 〃
۱۰۸۷۶	احمد دین صاحب	۳۰ 〃 〃
۱۹۳۲۳	سید شرافت حسین صاحب	۳۰ 〃 〃
۱۲۷۱۹	عبد الحمید صاحب عارف	۳۰ 〃 〃
۱۷۶۸۸	نذیر احمد صاحب	۳۰ 〃 〃
۲۹۴۱	ڈاکٹر پیر بخش صاحب	۳۰ 〃 〃
[illegible]	مہر سلیم صاحب	۳۱ اگست 〃
۱۹۴۱۸	ڈاکٹر محمد عبد الحق صاحب	۳ ستمبر 〃
۲۳۱۱۸	عبد المجید خان صاحب	۳۰ 〃 〃
۲۳۷۳۱	راجہ دوست محمد صاحب	۳۰ 〃 〃
۲۳۷۳۲	حکیم حفیظ الرحمن صاحب	۳۰ 〃 〃
۲۲۰۹۴	میاں غلام محمد صاحب	۳۰ 〃 〃
۲۱۲۶۲	ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب	۳۰ 〃 〃
۲۱۲۴۹	گل محمد صاحب	۳۰ 〃 〃
۲۱۰۵۲	اللہ رکھا صاحب	۳۰ 〃 〃
۲۳۳۸۰	چوہدری یعقوب خان صاحب	۳۰ 〃 〃
۲۰۶۹۶	حکیم عبد الرحمن صاحب	۳۰ 〃 〃
۲۱۴۸۴	ملک عنایت اللہ صاحب	۳۰ 〃 〃
۲۳۷۶۸	پیر محمد اکبر صاحب	۳۰ 〃 〃
۲۳۸۶۱	سید انوار احمد صاحب	۳۰ 〃 〃
۲۳۵۷۳	غلام حسین صاحب	۳۰ 〃 〃
۲۳۱۲۴	عبد الغفور صاحب	۳۰ 〃 〃
۲۳۳۴۶	چوہدری غلام محمد صاحب	۳۰ 〃 〃
۲۳۲۹۰	حوالدار عبد المالک صاحب	۳۰ 〃 〃
۲۳۷۲۳	محمد شریف صاحب	۳۰ 〃 〃
۲۳۵۷۳	جمعدار غلام حسین صاحب	۳۰ 〃 〃

(باقی صفحہ ۷ کالم ۳ پر)

شہری دفاع (اے۔ آر۔ پی)

آسان ھدایات

ذیل کی احتیاطی تدابیر ہوائی حملے کے خطرے کے وقت اختیار کرنی چاہئیں :-

(۱) اپنے علاقہ کے اے۔ آر۔ پی وارڈن کا نام معلوم کیجیئے۔ حملوں کے متعلق جو کچھ کرنا ہے۔ ان سب کے متعلق وہ آپ کو مشورہ دے گا۔

(۲) اے۔ آر۔ پی وارڈن پوسٹ کا پتہ لگائیے۔ کیونکہ یہ پوسٹ آپ کی مدد کرے گی۔

(۳) فرسٹ ایڈ (پہلی طبی امداد) وارڈن پوسٹ پر آپ کو ملے گی۔

(۴) کچھ خوراک کچھ فالتو کپڑے گھر کے ہر شخص کے لئے ایسی جگہ موجود رکھیں کہ آپ کو اور گھر کے ہر شخص کو وقت پر مل جائیں۔

(۵) آگ لگانے والے بموں کے متعلق کارروائی کرنے کی غرض سے اپنے گھر میں پورا احتیاطی تدابیر کا انتظام کر لیجیئے۔ ایک ہوائی حملہ میں یہ بم اتنی بڑی تعداد میں گر سکتے ہیں۔ کہ ان سے بہت سی جگہ آگ لگ جائے۔ ایسی حالت میں آگ بجھانے والی جماعتوں سے یہ توقع نہیں ہو سکتی کہ وہ ان سے بھگت لیں گے۔ ہر شخص کو اپنے گھر میں آگ لگتے ہی اسے بجھانے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ بہت سی بڑی بڑی آگیں پہلے چھوٹی ہی ہوتی ہیں۔ جہاں تک ممکن ہو اپنے گھر کی چھت اور خود گھر کو ہر جل اٹھنے والی شے کاٹھ کباڑ وغیرہ سے پاک صاف رکھیں۔ اس سے آگ کا خطرہ کم ہو جائے گا۔ اور آگ پھیلنے نہیں پائیگی۔

ذیل کی چیزیں تیار بر تیار رکھیں۔

(الف) ریت کی چند بوریاں جو خشک ریت سے نصف بھری ہوئی ہوں۔

(ب) ایک نہانے کا برتن اور کم از کم دو بالٹیاں پانی سے بھری ہونی چاہئیں۔

(ج) ایک سٹیرپ پمپ اگر آپ حاصل کر سکیں۔ آگ لگانے والے بم سے جو آگ لگے پانی اس کو بجھانے کا بہترین ذریعہ ہے۔ لیکن یہ یاد رکھیئے۔ سٹیرپ پمپ ضروری ہے۔ یہ کم سے کم وقت اور کم سے کم پانی سے ایک معقول آگ کو بجھا سکتا ہے۔

(۶) جب روشنی کے متعلق پابندیوں کا حکم دیا جائے تو ان کی پیروی کیجیئے۔ روشنی کو مدھم کرنے کے متعلق مفصل ہدایات بعد میں اخبار میں شائع کی جائیں گی۔

(۷) اپنے قریب رہنے والے رشتہ داروں اور دوستوں سے ایسا انتظام کر لیجیئے۔ کہ اگر آپ کو اپنا گھر چھوڑنا پڑے۔ تو آپ ان کے ہاں چلے جائیں۔ اگر ان کو اپنا گھر چھوڑنے کی ضرورت پیش آئے تو وہ آپ کے ہاں آ جائیں۔ لیکن یہ دوست یا رشتہ دار آپ کے گھر کے نزدیک نہ رہتے ہوں۔ یہ نہایت عقلمندانہ اور بہترین کارروائی ہے۔ اور سچ پوچھیئے۔ تو دوستوں میں ایسا ہی ہونا چاہیئے۔ اگر آپ کو گھر چھوڑنا ہی پڑے تو آپ کے لئے رہنے کی جگہ کسی دوست کا گھر ہی ہو سکتا ہے۔

(۸) جو لوگ آپ کے گھر میں رہتے ہوں۔ خواہ ان میں مہمان بھی شامل ہوں۔ ان کی فہرستیں تیار کر لیجیئے۔ ان کی ایک ایک نقل گھر کے ہر بالغ شخص مرد یا عورت کی جیب میں شب و روز رہے۔ انہی کی ایک نقل اپنے اے۔ آر۔ پی وارڈن کو بھی دے دیں۔ اگر بد قسمتی سے آپ کے کنبہ کا کوئی شخص یا آپ کے دوست گھر میں پھنس جائیں تو یہ فہرست ان کی جانوں کے بچانے کا باعث ہو سکتی ہے۔ ہوائی حملہ کے وقت آپ یا آپ کے گھر کا کوئی آدمی خواہ چند ہی گھنٹہ کے لئے گرد و پیش سے چلا جائے۔ تو اسکی اطلاع بھی اپنے وارڈن کو دے دینی چاہیئے۔ بات یہ ہے کہ اس کو ہر وقت یہ معلوم رہنا چاہیئے کہ کسی خاص وقت پر گھر میں کون کون ہے۔ جو فہرستیں ہر ایک کے پاس ہیں۔ مہمانوں کے آنے جانے پر ان کو یاد سے درست کریں۔ اور اے۔ آر۔ پی وارڈن کو بھی اطلاع بھیجیں۔ (چیف آفیسر سول ڈیفنس پنجاب لاہور)

احمدیت سے ارتداد کی جھوٹی خبر

"مرزائیت سے توبہ" کے عنوان سے زمیندار میں ایک جھوٹی خبر شائع ہوئی ہے۔ خاکسار نے اسکی تردید میں مندرجہ ذیل خط ایڈیٹر صاحب زمیندار کو لکھا :-

مکرم و محترم جناب ایڈیٹر صاحب روزنامہ اخبار زمیندار لاہور۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ آپ نے اپنے اخبار زمیندار مورخہ ۳۰ اگست ۱۹۵۱ء کے صفحہ ۲ پر اعلان شائع فرمایا ہے۔ کہ چوہدری غلام حسن آف منڈی چشتیاں معہ اپنے تین فرزندوں کے مرزائیت سے تائب ہو چکے ہیں۔ منڈی چشتیاں میں مقامیوں میں سے میں صرف ایک ہی احمدی ہوں اور چند ایک آدمی مہاجرین ہیں۔ میں عرصہ آٹھ سال سے منڈی چشتیاں میں مقیم ہوں۔ اس جگہ اس نام کا کوئی احمدی نہیں ہے۔ میرے تین فرزند ضرور ہیں۔ اور میں عرصہ تقریباً دس سال سے معہ اپنے بیوی بچوں کے تا حال خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہوں۔ افسوس ہے۔ آپ کے نامہ نگار نے آپ کو یہ غلط خبر دی ہے۔ آپ اس کی تحقیقات فرماویں۔ اور دوبارہ اسکی تصحیح فرما کر اپنی اخبار میں اعلان فرماویں۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کے حضور آپ اس غلط پراپیگنڈا کے جواب دہ ہوں گے۔ خاکسار غلام نبی گرداور قانونگوئی بحالیات ریاست بہاولپور

بقیہ صفحہ (۵)

(۸) آگ کو بجھانے کے لئے بالٹیوں میں جو پانی لے جایا جائے۔ اس میں لکڑی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ڈال دئے جائیں تاکہ پانی اچھل کر ضائع نہ ہو۔ (۹) اگر آگ پر قابو پانا آپ کے بس کی بات نہیں۔ تو حوصلہ نہ ہاریں خود کوشش کئے جائیں اور فائر بریگیڈ کی امداد طلب کریں (۱۰) پوری دیکھ بھال کے ذریعے سے تصدیق اور یقین کر لیں کہ آگ واقعی بجھ چکی ہے

اب ہم آتشی بموں کو قابو کرنے کے طریقوں اور ان سے بچاؤ کے اصولوں کو بیان کریں گے۔ کلو میگنیشم آتشی بم جو بغیر آواز کے گرتا ہے۔ اور سطح کے ساتھ ٹکراتے ہی بھڑک اٹھتا ہے۔ اور دس منٹ تک جلتا رہتا ہے۔ اس پر قابو پانے کا طریقہ یہ ہے۔ جونہی بم گرے۔ اس پر فوراً ہی ریت کی نصف یا پوری بھری ہوئی بوری (جو پہلے ہی سے احتیاطاً موجود ہو) اپنے چہرے کو آتشی شعلوں سے بچاتے ہوئے فوراً بم پر رکھدی جائے تاکہ اس کے شعلے نقصان نہ دیں اور اس کے نیچے بم جلکر ختم ہو جائے۔ اگر یہ بم پھٹنے والا آتشی بم ہے تو اس صورت میں بھی اسکے ٹکڑے زیادہ زور سے پھیلنے سے رک جائیں گے۔ لیکن یہ یاد رہے کہ یہ عمل نہایت پھرتی اور کامل احتیاط کے ساتھ بم گرنے کے نصف منٹ کے اندر اندر کرنا چاہیئے۔

لیکن اگر آتشی بم کے شعلے بھڑک رہے ہیں تو اس صورت میں اس پر قابو پانے کے لئے سٹرپ پمپ کے ذریعہ سے پانی کی بوچھاڑ ڈالکر ختم کیا جاتا ہے۔ اس بوچھاڑ ڈالنے سے بم تین چار منٹ میں جلکر جلدی ختم ہو جائیگا یہ احتیاط رکھیں کہ ایسے جلتے ہوئے بم پر پانی کی دھار کبھی استعمال نہ کریں۔ کیونکہ پانی کی دھار کے استعمال سے بم چٹخ کر پھٹے گا۔ اور زیادہ نقصان کا باعث ہوگا (نوٹ سٹرپ پمپ کا بیان اور اسکے استعمال کا طریقہ علیحدہ لکھا جائے گا) (۳) جا پانی فاسفورس بم پر قابو پانے کے لئے اگر گیلی مٹی یا گیلی ریت دستیاب ہو تو فوراً اس پر ڈال دی جائے۔ جلتے ہوئے فاسفورس کے ٹکڑوں کو کسی لوہے کے درون پناہ . . . . کے ذریعہ سے اٹھا کر پانی کی بھری ہوئی بالٹی وغیرہ میں ڈالدیں۔ سب ٹکڑوں کو تلاش کر کے یہی عمل کریں اور جب سب جمع کر لئے جائیں تو بعد میں انہیں . . . . کسی محفوظ جگہ لے جاکر زمین پر رکھ دیں۔ خشک ہوتے ہی وہ جلنا شروع ہو جائیں گے اور جلکر ختم ہو جائینگے — اگر فاسفورس کے ٹکڑوں کے لگنے کیوجہ سے بدن کا کوئی حصہ جل جائے تو اس صورت میں کپڑا پانی میں بھگو کر اوپر رکھیں اور اسے تر رکھیں۔ فاسفورس جلد کے اندر بھی جذب ہو جاتی ہے اسے سوئی یا بلیڈ سے چھیل کر نکالدیا جائے اور اس زخم کو نیلا تھوتھا کے دو فیصدی لوشن سے دھوئیں فاسفورس سے جلنے کا اثر زائل ہو جائیگا

قیمت اخبار ختم (بقیہ صفحہ ۶)

۲۳۵۴۰	نواب دین صاحب	۳۰ ستمبر ۱۹۵۱ء
۲۳۴۴۴	غلام احمد صاحب	۳۰ ″ ″
۲۳۰۱۰	چوہدری نذیر احمد صاحب	۳۰ ″ ″
۲۳۴۱۴	عبد الرحمٰن صاحب	۳۰ ″ ″
۱۶۲۸	محمد اسمٰعیل صاحب	۳۰ ″ ″
۳۶۷۲	ایم۔ وائی شاہ صاحب	۳۰ ″ ″
۴۰۰۸	چوہدری فتح محمد صاحب	۳۰ ″ ″
۴۱۴۷	اقبال حسین صاحب	۳۰ ″ ″

بھارت اور پاکستان کی سرحدوں پر اقوام متحدہ کے مبصر مقرر کئے جائیں گے

لندن۔ ۱۰ اگست یہ تجویز کہ ہند پاکستانی سرحدوں پر نیز کشمیر میں خط متارکۂ جنگ پر مجلس اقوام کے مبصرین متعین کر دیئے جائیں۔ پہلے "مانچسٹر گارڈین" اور پھر "ٹائمز" نے پیش کی اور یہ ان متعدد تجاویز میں سے ایک ہے۔ جو اس برصغیر کے باہمی تعلقات میں اصلاح کے لئے پیش کی گئی ہیں۔ اور جس کے متعلق حال میں دولت مشترکہ کے دارالحکومتوں اور مجلس اقوام کے درمیان طویل پیغامات کے تبادلے ہوئے ہیں

دہلی اور کراچی کے درمیان تعلقات اچانک بگڑ جانے کے بعد ان پیغامات میں تقریباً ہر ممکن طریقہ پر غور کر لیا گیا ہے۔ اور مبصرین ہی کے طریقہ میں توسیع کو اکثریت کی حمایت حاصل ہے۔ جس کی بڑی وجہ غالباً یہ ہے کہ کشمیر میں یہ طریقہ بہت کامیاب ثابت ہوا ہے۔

خیال کیا جاتا ہے کہ ممکن ہے۔ غیر سرکاری طریقہ پر پنڈت نہرو اور مسٹر لیاقت علی خاں سے اس تجویز کے متعلق ان کا ردعمل بھی دریافت کیا گیا ہو۔ اگر یہ ردعمل موافق ہوا تو یہ مرتبہ اغلب اقوام متحدہ کے ایجنٹ کی حیثیت سے ڈاکٹر گراہم کو حفاظتی کونسل یہ ہدایت کرے گی۔ کہ وہ زیادہ باضابطہ قسم کے مشورے دیں۔

اس سلسلہ میں ڈاکٹر گراہم کی حیثیت شاید اقوام متحدہ کے سفیر سے زیادہ نہ ہوگی۔ کیونکہ وہ اپنے موجودہ فرائض کی وضاحت کو جو مسئلہ کشمیر سے متعلق ہیں بہت اہم تصور کرتے ہیں۔

ڈاکٹر گراہم کا خیال ہے کہ جو کام انہیں سونپا گیا ہے۔ اسے کامیاب انجام تک پہنچانے کے لئے ضروری ہے کہ وہ خارجی معاملات میں نہ الجھیں خواہ انکا کشمیر کے مسئلہ سے کتنا ہی گہرا تعلق کیوں نہ ہو۔ (استار)

لبنان کا صحافتی وفد لندن میں

لندن ۱۰ اگست۔ وزارت خارجہ میں ۱۵ اگست کو ارکان پارلیمنٹ صحافیوں اور بی بی سی کے نمائندوں کو لبنانی صحافتی وفد سے ملاقات کی دعوت دی گئی ہے۔ جبکہ اسسٹنٹ انڈر سیکرٹری مسٹر جیمز لوکر حکومت کی طرف سے ان کی میزبانی کریں گے۔ یہ وفد پانچ ایڈیٹروں اور لبنانی وزارت اطلاعات کے ناظم اعلےٰ اور پریس اور پراپیگنڈا کے ڈائریکٹر پر مشتمل ہے (استار)

عراق کو پاکستانی سرویئر کی ضرورت

بغداد۔ ۱۰ اگست۔ توقع ہے کہ ایک عراقی افسر عنقریب کراچی جائے گا۔ جہاں وہ متعدد عراقی منصوبوں کی نگرانی کے پاکستانی سرویئر عملہ کی خدمات حاصل کرنے کے لئے بات چیت کرے گا۔ (استار)

جرمنی میں جہاز سازی

برلن ۱۰ اگست۔ بعض اتحادی پابندیاں دور ہونے کے بعد جرمن جہاز ساز کارخانوں نے ۱۹۵۰ء میں ۱۸۴ جہاز بنائے جن کا مجموعی وزن ۴۰۲۱۴۱ ٹن تھا۔ ۱۹۵۱ء کے لئے جو کام ہو رہا ہے اور جو آرڈر موجود ہیں۔ انہیں ملا کر جرمن مالکوں کے لئے ۳۷۵۱۲۲ ٹن کے ۲۲۶ جہاز اور غیر ملکی مالکوں کے لئے ۳۱۳۳۱۹ ٹن کے ۵۴ جہاز بنائے جانے والے ہیں اس کے علاوہ ملک کے اندر چلنے والے ۴۰ مزید جہاز زیر تعمیر ہیں۔

اگرچہ اس طرح جرمن جہاز ساز کارخانوں میں کام کی مقدار بڑھ گئی ہے۔ لیکن مالی صورت حال اب تک تشویشناک ہے۔ اکثر آرڈر شدید بے روزگاری کے وقت بہت کم قیمتیں بتا کر حاصل کئے گئے تھے (استار)

ہیری مین مشرق وسطی جائینگے

دمشق ۱۰ اگست۔ یہاں کے سیاسی حلقوں کے مطابق صدر ٹرومین کے خاص سفیر مسٹر ایوریل ہیری مین عرب حکومتوں سے گفتگو کے لئے عنقریب عرب دارالحکومتوں کا دورہ کریں گے۔ (استار)

اقوام متحدہ اور جنگی قیدی

نیویارک ۱۰ اگست۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے سکرٹری جنرل مسٹر ٹریگولی کو ہدایت کی ہے کہ وہ رکن ممالک سے ان جنگی قیدیوں کے نام اور تفصیلات دریافت کریں جو وہاں اب تک ہوں۔ نیز یہ کہ وہاں کوئی قیدی مرا ہے یا نہیں۔

مصر نے جواب دے دیا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ دوسری عالمگیر جنگ کے تمام جنگی قیدی برطانوی فوجی حکام کے قبضہ میں تھے اور مصر کو ان کے متعلق کوئی اطلاع نہیں ہے۔ فلسطین کی جنگ کے تمام یہودی قیدی جنگ ختم ہونے پر واپس کر دیئے تھے۔ انہیں سے کوئی قیدی قید کے دوران میں فوت نہیں ہوا تھا۔

اردن نے بھی اسمبلی کو مطلع کیا ہے کہ اردن میں کوئی قیدی نہیں ہے۔ عراقی وزارت خارجہ اور لبنانی حکومت نے بھی جواب دیا ہے کہ ان کے ممالک میں کوئی جنگی قیدی نہیں ہے۔ (استار)

امریکہ نے مشترکہ کمیشن کا فیصلہ ماننے سے انکار کر دیا

واشنگٹن ۱۰ اگست۔ امریکی وزارت خارجہ نے انکشاف کیا ہے کہ حکومت امریکہ سوویٹ روس کو ۱۳ جرمن جہاز حاصل نہیں کرنے دیگی۔ وزارت خارجہ کے اعلانیہ میں بتایا گیا ہے کہ سوویٹ روس نے جنگ کے اختتام پر جرمنی کے تجارتی بیڑے میں اپنے جائز حصہ سے زیادہ جہاز حاصل کر لئے ہیں۔

اس ضمن میں یہ بات قابل ذکر ہے۔ کہ جرمن جہازوں کے سلسلہ میں روسی مطالبہ پر حکومت امریکہ اور روس کے درمیان حال ہی میں کافی مراسلت ہوئی تھی۔

نیپالی فوج کے بارہ افسروں کی خانہ تلاشی

کھٹمنڈو ۱۰ اگست۔ اطلاع ملی ہے کہ رانا شمشیر بہادر لفٹیننٹ جنرل نارائن شمشیر بڑے بڑے فوجی افسران کی خانہ تلاشیاں لی گئی ہیں۔ تلاشی کے دوران میں اہم دستاویزات برآمد ہوئیں۔ دراصل یہ تلاشیاں اشیائے خوردنی کے ناجائز سٹاک کے سلسلہ میں تھیں۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ افسر فوج سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ اور اب بھارت چھوڑ کر پاکستان آنا چاہتے ہیں

انڈونیشیا میں پہلی طبقاتی کانفرنس کی ایک قرارداد

کراچی ۱۰ اگست۔ جزیرہ بالی (انڈونیشیا) میں پہلی طبقاتی کانفرنس میں پاکستان کے مندوب کی طرف سے یہ مطالبہ کیا گیا تھا کہ اقوام متحدہ کے اغراض مقاصد کی نشر و اشاعت کے لئے اردو کو بھی مناسب جگہ دی جائے۔ یہ کانفرنس ۲۶ جولائی سے ۳ اگست تک ہوتی رہی۔ پاکستان کے آغا محمد اشرف اس کانفرنس میں شامل ہوئے۔ قریب قریب تمام ڈیڑھ سو ممالک کے نمائندوں نے یہ مطالبہ کیا کہ اقوام متحدہ کی نشر و اشاعت کا کام طبقاتی زبانوں میں ہو

اس کانفرنس میں ۴۳ قراردادیں منظور ہوئیں۔ اور ان میں سے ایک قرارداد یہ تھی کہ دنیا کے تمام ممالک سے یہ درخواست کی جائے کہ وہ سال میں ایک بار "یوم نیوز پرنٹ" منائیں۔ اور اس روز دنیا میں کوئی اخبار شائع نہ ہو۔ اس طرح جو نیوز پرنٹ بچے وہ ان علاقوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ جہاں نیوز پرنٹ کی بہت قلت ہے۔

مشرقی پاکستان کی صورت حالات پر
ملک فیروز خان نون کا تبصرہ

ڈھاکہ ۹ اگست۔ مشرقی بنگال کے گورنر ملک فیروز خان نون نے ڈاکٹر راجندر پرشاد صدر ہندوستان کے اس الزام کی تردید کی ہے۔ کہ مشرقی بنگال کے ہندو اپنا وطن چھوڑ کر باہر نکل رہے ہیں۔ ملک فیروز خان نون نے اس بات کی بھی تردید کی کہ مشرقی بنگال کی اقلیتیں اپنے آپ کو بالکل غیر محفوظ سمجھ رہی ہیں۔ گورنر بنگال نے کہا کہ میں نے مشرقی بنگال کے دو اضلاع کشتیا اور میمن سنگھ کا دورہ حال ہی میں کیا۔ اور وہاں کے ہندوؤں کے سرکردہ نمائندوں نے انہیں یہ بتایا کہ ہندو بالکل مطمئن اور پرامن زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اور وہ بالکل نہیں چاہتے۔ کہ اپنے وطن کو چھوڑ کر دوسرے ملک میں جا کر مصائب اور تکالیف برداشت کریں۔ یہاں وہ بے حد خوش ہیں۔

صوبے میں ہندوؤں کی اقتصادی اور معاشرتی زندگی پر تبصرہ کرتے ہوئے ملک صاحب نے کہا ہے کہ اس وقت سارے صوبہ میں نہ صرف وکالت بلکہ صنعت و حرفت اور تجارت میں ان کو فوقیت حاصل ہے۔ صوبے میں کارخانوں کی اکثریت غیر مسلموں کی ملکیت ہے اور کامل امن کی وجہ سے ہندو بہت خوشحال ہیں

ملٹری گورنر کو گولی سے اڑانے کا حکم

کالیانگ ۹ اگست۔ نیپال کی مشرقی سرحد پر الام اور رہیا کے اضلاع میں حالیہ گڑبڑ کے متعلق گورنمنٹ نے ایک اعلان جاری کیا ہے۔ کہ کرنل جیم سانگ جب کھٹمنڈو گئے۔ تو انہوں نے ہوم منسٹر کے حکم کے خلاف الام کو ایک ریاست بنانے کے احکام نافذ کر دیئے اپنے مخالف فوجیوں کو گرفتار کر لیا۔ اور سپاہ میں اسلحہ تقسیم کر دیا۔ لیکن سرکاری افواج کی آمد پر یہ لوگ بھاگ گئے۔ چنانچہ کرنل جیم سانگ کو گولی سے اڑانے کے احکام نافذ کر دیئے گئے ہیں۔

انڈونیشیا کی حکومت نے حج پر جانے کی ممانعت کر دی

جکارتا ۱۰ اگست۔ حکومت انڈونیشیا نے امسال حج کی ممانعت کر دی ہے۔ یہ قدم اس لئے اٹھایا گیا ہے کہ سعودی عرب میں وبا پھیلی ہوئی ہے۔